عِبادت میں خُشُوع وخُضُوع کے لئے ایک رہنما تحریر

مِنهَاجُ العَارِفِين

ترجمہ بنام

شاہراہِ اَولیاء

مُصَنِّف: حُجّۃُ الاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

(المتوفّٰی ۵۰۵ھ)

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1286

فکرِ مدینہ کی ترغیب پر مشتمل کتاب
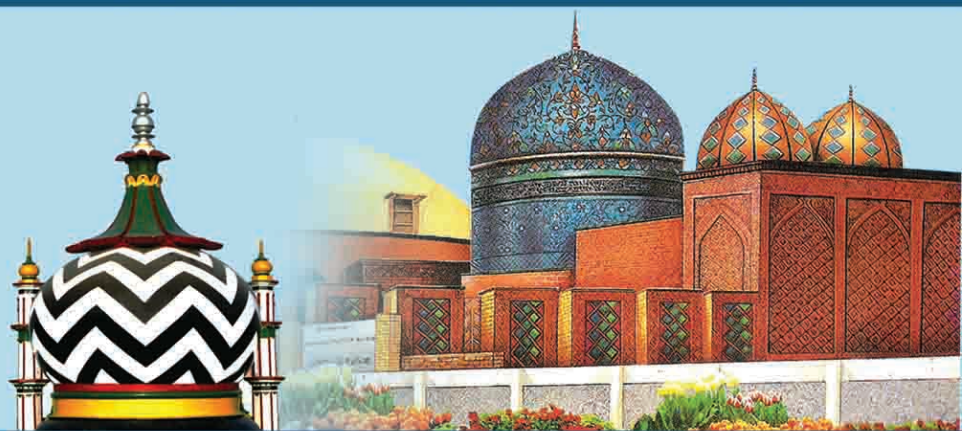
مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْن

ترجمہ بنام

شاہراہِ اَولیاء

مَصَنِّف:

حُجَّةُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی

(المتوفّٰی ۵۰۵ھ)

پیش کش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجمِ کتب

ناشر

مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : مِنہَاجُ الْعَارِفِین

ترجمہ بنام : شاہراہِ اولیاء

مصنف : حُجَّةُ الْاِسْلَام سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالی

مُتَرجِم : مولانا ابو واصف العطاری المدنی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی

سن طباعت (باردوم) : رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ بمطابق اگست 2010ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۵ جمادی الآخر ۱۴۲۶ھ حوالہ نمبر: ۱۰۶

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "مِنہَاجُ الْعَارِفِین" کے ترجمہ

"شاہراہِ اولیاء"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب و مفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

13 - 07 - 2005

E.mail:ilmia@dawateislami.net

فہرست

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

''فیضانِ اَولیاء'' کے 11 حُرُوف کی نسبت سے اِس کتاب کو پڑھنے کی ''11 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ قرآنی آیات اور ﴿۶﴾ احادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۷﴾ رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گا۔ ﴿۸﴾ حتَّی الْوَسع اِس کا باوُضو اور قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ ﴿۹﴾ جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ ﴿۱۰﴾ اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوۡا تَحَابُّوۡا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالك، ج۲، ص ۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ ﴿۱۱﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔

(مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

الحمدللہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا

الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کوعصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔

تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیه**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ الْبَقِیع میں مدفن اور جنّتُ الْفِردَوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

رمضانُ المبارک ١٤٢٥ھ

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

پیش نظر کتاب ''شاہراہ اولیاء'' حضرت سیّدُ نا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی تصنیف ''مِنْہَاجُ الْعَارِفِیْن'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔اس رسالے میں حضرت سیّدُ نا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غور وفکر یعنی ''فکرِ مدینہ'' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔مثلاً انسان کو چاہئے کہ دن اور رات پر غور کرے کہ جب دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہو جائے تو اس کے اعضا سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے۔مَسْجِد میں داخل ہوتے وقت غور کرے کہ کس عَظَمت والے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں داخل ہو رہا ہے؟ اسی طرح عِبادت کرتے وقت غور کرے کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو ربّ عَزَّوَجَلَّ کا اِحسان ہے کہ اس نے مجھے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس

حتی الْاِمْکان کوشش کی گئی ہے کہ مقصودِ مصنف کو اس ترجمے کے ذریعے آسان سے آسان کر کے آپ تک پہنچایا جائے۔پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو عُلَمائے اہلسنّت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی طرف رجوع فرمائیں۔

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! اس ترجمے کو اِسلامی بھائیوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت دعوتِ اِسلامی کی مجلس: المدینۃ العلمیہ کے **شعبہ تراجِمِ کُتُب** کو حاصل ہو رہی ہے۔اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا مُقَدَّس جذبہ اُجاگر

کرنے کے لئے خود بھی اِس کِتاب کامُطالَعہ کریں اور حسبِ اِستِطاعت مکتبۃ المدینہ سے خرید کر دوسروں کو بطورِ تحفہ پیش کریں۔

اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، صحابۂ کرام واَولیائے عُظّام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کی عنایتوں اور قبلہ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ عَلّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ کی پُرخُلُوص دُعاؤں کا ثمرہ ہیں اور جو خامیاں ہیں وہ ہماری کم فہمی کے سبب ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں "اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش" کرنے کے لئے مدنی اِنعامات کا عامل اور مَدَنی قافلوں کا مُسافر بننے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیہ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجم کتب (المدینۃ العلمیہ)

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تیری دھوم مچی ہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِبتدائیہ

سب خوبیاں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے عارِفین کے دِلوں کو اپنے ذِکر کی نُورانیت سے منوّر فرمایا اوران کی زبانوں کو اپنے شُکر میں مشغول کیا......ان کے اعضا کو اپنی عِبادت کی قُوت بخشی ...... وہ عارِفین اُنسیّت کے باغات میں خوشحال زِندگی بَسر کرتے ہیں.....مَحبّت کا آشیانہ ان کا ٹھکانہ ہے......وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں اور وہ ان کا چرچا فرماتا ہے......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان سے مَحبّت فرماتا ہے اور وہ اس سے مَحبّت رکھتے ہیں......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں......فقر ان کا اصل سرمایہ ہے......وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزاں وترساں زِندگی گُزارتے ہیں......ان کا عِلْم گناہوں کے لئے دواء ہے...... ان کی مَعرِفت میں دِلوں کا علاج ہے......وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی برہان کے نورانی چراغ ہیں......وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حِکمت کے خزانوں کی کنجیاں ہیں......ان عارِفین کا اِمام وہ ہے جو چمکتا ہوا چاند ہے......ان کا راہنما وہ ہے جس کا نور چارسُو پھیلا ہوا ہے......جو عَربوں کا تاجدار اور سرداروں کا سردار ہے یعنی حضرت سیّدُنا محمد مصطفٰی، اَحمد مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

پاکیزہ پھل بابرکت دَرخت سے ہی حاصل ہوتا ہے جس کی جڑیں عقیدۂ توحید ہے اور تقویٰ اس کی شاخیں ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿۳۵﴾

(پ۱۸،النور:۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جو نہ پورب کا نہ پچھّم کا قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لئے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ (پ۱۸،النور:۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں نور نہیں۔''

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ایسا درود ہو جس کے آثار آسمانوں میں ظاہر ہوں اور انوار باغاتِ جنّت تک پھیلے ہوں اور جو اَنبیائے کرام کی آرام گاہوں کو مُعطَّر کر دے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ آل اور اَصحاب پر بھی دُرُود ہو۔

اِرادتمند کے لئے نصیحت

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نصیحت خوف، اُمید اور مَحبّت کے بیان پر مشتمل ہے۔ یاد رکھو! خوف کے حُصُول کے لئے عِلْم کی، اُمید کے حُصُول کے لئے یقین کی اور (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی) محبت کے حُصُول کے لئے مَعرِفَت کی ضَرورت ہوتی ہے...... ان تینوں کی کچھ علامات بھی ہیں: چنانچہ، خوف کی علامت (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے ڈر کر) بھاگنا...... اُمید کی علامت کچھ طَلَب کرنا اور محبت کی علامت (ہر حال میں) محبوب کو ترجیح دینا ہے۔ ان تینوں کی مثال حرم، مسجد اور کعبہ ہے۔ چنانچہ، جو

اِرادت کے حرم میں داخل ہوا وہ مخلوق سے امان پا گیا...... جو مسجِد میں داخل ہوا اس کے اعضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں استعمال ہونے سے بچ گئے......اور جو کعبہ میں داخل ہو گیا اس کا دل ذِکْرُ اللہ کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول ہونے سے باز رہا۔

جب صُبح طُلُوع ہو جائے تو انسان کو چاہیے کہ وہ رات کی تاریکی اور دن کی روشنی کے بارے میں غور و تفکر (یعنی غور فکر) کرے جس سے اسے پتا چلے گا کہ جب ان میں سے ایک کی آمد ہوتی ہے تو دوسرے کی برتری ختم ہو جاتی ہے...... اسی طرح جب نورِ مَعرِفَت ظاہر ہوتا ہے تو انسان کے اَعضا سے نافرمانی کی سیاہی جاتی رہتی ہے...... اگر بندے کی حالت ایسی ہو کہ وہ موت کے لئے تیار ہے تو وہ اس توفیق و عصمت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور اگر اس کی حالت ایسی ہو کہ وہ مَوت کو ناپسند کرتا ہے تو مضبوط ارادے اور بھرپور کوشش کے ذَرِیعے اس کیفیت سے باہر نکل آئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھو کہ تمہارے لئے بارگاہِ الٰہی کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد کے بغیر اس کی بارگاہ تک رسائی کا کوئی ذَرِیعہ نہیں...... اپنے بُرے اعمال کے سبب سابقہ زندگی کے برباد ہو جانے پر پچھتاؤ......ظاہِر کو گناہوں اور باطِن کو عُیُوب سے پاک کرنے کے لئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مدد طَلَب کرو......دل سے غَفلَت کو دور کرو...... نَفس سے شہوت کی آگ بجھاؤ......سیدھے راستے پر ثابت قدم رہو......اور صدق کی سواری پر سوار ہو جاؤ۔

یقیناً دن آخِرت کی اور رات دُنیا کی علامت ہے...... نیند موت کی خبر دیتی ہے...... بندے کو چاہیے کہ جو نیک عَمل پہلے کرتا تھا اب بھی کرتا رہے اور جو نہ کر سکا

ان پر نادم ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:''

يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ (پ۲۹، القیامۃ:۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا۔''

اَحکامِ دِل کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! کسی بھی دِل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(۱)......بلندی (۲)......کُشادگی (۳)......پستی (۴)......تنگی

پس دل کی بلندی ذِکْرُ اللہ میں ہے......اس کی کُشادگی رضائے الٰہی پا لینے میں ہے......اس کی پستی غَیْرُ اللہ میں مشغول ہونے میں ہے......اوراس کی تنگی یادِ الٰہی سے غافل ہو جانے میں ہے۔

دِل کی بلندی کی تین عَلامات ہیں:

(۱)......اِطاعتِ الٰہی میں دِل کی مُوافَقَت کا پایا جانا۔

(۲)......اَحکامِ شَرع کو پورا کرنے میں دِل کی طرف سے مُخالَفت کا نہ ہونا۔

(۳)......دِل میں عِبادت کے شوق کا مستقل ہونا۔

دِل کی کشادگی کی عَلامات بھی تین ہیں:

(۱)......توکل (۲)......صدق (۳)......یقین

دل کی پستی کی نشانیاں بھی تین ہیں:

(۱)......خود پسندی (۲)......دکھاوا (۳)......دُنیا کی حرص

دِل کی تنگی کی بھی تین عَلامات ہیں:

(۱)......دِل سے لذّتِ عِبادت کا جاتے رہنا۔

(۲)......دِل میں نافرمانی کی کڑواہٹ کا محسوس نہ ہونا۔

(۳)......حلال کو بلا دلیل مشکوک سمجھنا۔

عِلْمِ دِین سیکھنے کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ: عِلْم کا طَلَب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''[1]

(عارِفین کے نزدیک) اس حدیث میں عِلْم سے مراد نَفْس کا عِلْم ہے...... لہٰذا ضَروری ہے کہ ارادتمند کا نَفْس شکر کرنے والا ہو یا مَعْذِرَت کرنے والا...... پھر اگر اس کو قبول کرلیا جائے تو اسے فَضْل سمجھے...... اور اگر ٹھکرا دیا جائے تو اسے عَدل جانے...... یاد رکھو! فرمانبردار ہونا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے ہے اور نافرمانی سے بچنا بھی اسی کی حفاظَت سے ہے...... اور ان اُمُور پر اِسْتِقامت دائمی فَقْر اور خوف کے ذَریعے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

عِلْم کی کُنجی

عِلْم کی کُنجی مَوت کو یاد کرنا ہے کیونکہ مَوت میں قیدِ نَفْس سے رہائی اور دُشمن (یعنی شَیطان) سے چھٹکارا ہے......مَوت کا آنا زِندگی کو یومِ مَحْشر کی طرف پھیر دینے کے لئے ہے اور یادِ مَوت اسی وَقت نَفْع بخش ہوسکتی ہے کہ مُخْتَلِف اَوْقات میں غور وفِکر کیا جائے...... یاد رکھو! غور وفِکر کے لئے فُرصَت چاہیے......اور فُرصَت کے

---

[1]......سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، الحديث: ٢٢٤، ج١، ص١٤٦.

لئے زُہد (یعنی دُنیا سے بے رَغبتی) دَرکار ہے...... زُہد اپنانے کے لئے تقوٰی (یعنی گناہوں سے پرہیز) کا ہونا ضروری ہے......اور تقوٰی کے لئے خوفِ خُدا...... خوفِ خُدا کے حُصُول کے لئے یقینِ محکم دَرکار ہے جبکہ یقین کی اصل تنہائی اور بُھوک ہے......اور یہ سب کوشش اور صَبر سے حاصل ہوتے ہیں......اور ان دونوں تک پہنچنے کے لئے اِخلاص چاہیے اور اِخلاص کے لئے علم کی حاجت ہوتی ہے۔

نِیَّت کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اِنسان کے لئے ہر ہر کام میں نِیَّت کا ہونا بے حد ضَروری ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی یعنی اَعمال کا ثواب نیتوں کے مطابق ملتا ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نِیَّت کی۔'' (1)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: '' نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مومن کی نیت اس کے عَمل سے بہتر ہے۔'' (2)

وقت کے بدلنے سے نیت میں بھی تبدیلی ہو جاتی ہے اسی لئے صاحبِ نِیَّت کی طرف سے اس کا نَفس مَشَقَّت میں جبکہ لوگ اس سے راحت وعَافِیَّت میں رہتے ہیں۔ اسی لئے کسی اِرادتمند کے لئے حِفاظَتِ نیت سے بڑھ کر مُشکل کوئی عَمل نہیں۔

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ، الحدیث: ١، ج ١، ص ٦.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٥٩٤٢، ج ٦، ص ١٨٥.

ذِکر کا بیان

پیارے اِسلامی بھائیو! اپنے دِل کو زبان کے مطابق بنا لو اور بوقتِ ذِکر بندگی کی حیا اور رَبُوبِیَّت کی ہیبت کو مدِ نظر رکھو...... یاد رکھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے دِلی اِرادوں پر آگاہ ہے...... وہ تمہارے ظاہِری اَعمال بھی مُلاحَظہ فرماتا ہے اور تمہاری سرگوشی بھی سنتا ہے...... لہٰذا! تم اپنے دل کو غم کے پانی سے دھولو اور اس میں خوف کی آگ روشن کرلو...... جب تمہارے دِل سے غَفلت کا پردہ ہَٹ جائے گا تو تمہارا ذِکْرُ اللہ کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تمہارا چرچا کرنا ایک ساتھ واقع ہوگا...... اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک اللہ کا ذِکر سب سے بڑا (ہے)۔ (پ۲۱ العنکبوت:۴۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر اس لئے بڑا ہے کہ وہ تم سے بے نیاز ہونے کے باوجود تمہارا ذکر (یعنی چرچا) فرماتا ہے جبکہ تم اس کا ذِکر مُحتاجی کی بنا پر کرتے ہو...... اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴿۲۸﴾ ترجمۂ کنزالایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔ (پ۱۳، الرعد:۲۸)

......پس دِلوں کا اطمینان اس بات میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کا چرچا کرے اور دِلوں کا خوف اس بات میں ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کریں......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دِل ڈر جائیں۔ (پ۹، الانفال:۲)

ذکر کی دو قسمیں ہے: (۱)......ذکرِ خالص (۲)......ذکرِ صافی

(۱)......ذِکرِ خالِص یہ ہے کہ دِل غَیرُ اللّٰہ سے توجہ ہٹالے اور (۲)...... ذِکرِ صَافی یہ ہے کہ دِل ذِکْرُ اللّٰہ میں فَنا ہو جائے......رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تیری ثنا نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی ثنا کی ہے۔'' (1)

شُکر کا بیان

پیارے اِسلامی بھائیو! ہر ہر لمحہ میں بندے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں نازِل ہوتی رہتی ہیں......لہٰذا بندے پر لازِم ہے کہ وہ ان نعمتوں کا شُکر ادا کرے......اور شُکر کا اَدنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ بندہ یہ یقین رکھے کہ یہ نعمت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ ہے......اوراس کی عطا پر راضی رہے اور کسی نعمت کے ذَرِیعے اس کی نافرمانی نہ کرے......اور کامِل شُکر یہ ہے کہ دِل سے اس بات کا اِعْتِرَاف کرے کہ ساری مخلوق پوری کوشش کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک چھوٹی سی نعمت کے شُکر کا حَق بھی ادا نہیں کرسکتی...... کیونکہ شکر کی توفیق ملنا بھی ایک نعمت ہے جس پر شُکر واجِب ہے......اس طرح ہر بار کی توفیق پر شُکر پر شُکر کرنا لازِم ہوتا رہے گا......لیکن جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو اپنا وَلی بنالے تو وہ شکر کے مُعامَلہ میں اسے کافی ہوجاتا ہے ......اوراس کے تھوڑے شکر پر راضی ہوکر اس کثیر شکر مُعاف کردیتا ہے جس کے بارے میں جانتا ہے کہ بندہ اس حد تک نہ پہنچ سکے گا......اور پھر اس پر اجر بھی دُگنا

---

(1)......صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، الحدیث: ۴۸۶، ص ۲۵۲.

عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۝۲۰ ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب کی عطاء پر روک نہیں۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۰)

لباس کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! لباس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک ایسی نعمت ہے جس سے بندہ اپنے بدن کو ڈھانپتا ہے......سب سے بہتر لباس، لباسِ تقوٰی ہے......تمہارا بہترین لباس وہ ہے جو تمہارے دِل کو یادِ الٰہی سے غافِل نہ کرے...... جب تم لباس پہنو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اپنے بندوں سے مُحَبَّت کو یاد کرلیا کرو کہ وہ کس طرح اُن کی پردہ پوشی فرماتا ہے......لہٰذا تمہیں کسی کا کوئی عَیب مَعلُوم ہو جائے تو اسے چھپالو......اور اپنے عُیُوب کے بارے میں فکرمند رہو اور اِن کے خاتمے کے لئے ہمیشہ بارگاہِ خُداوندی میں گڑگڑاتے رہو...... کیونکہ بندہ جب اپنے کسی گناہ کو بُھول جائے تو یہ بھی اس کے لئے ایک قِسم کی سزا ہی ہے جس کی وجہ سے اس کے گُناہوں میں مزید اِضافہ ہو جاتا ہے......اگر وہ غَفلَت کی نیند سے بیدار ہوتا تو ضَرور اپنے گناہوں کو یاد رکھتا......اور اس پر دِل کی آنکھوں سے روتا......اور اگر اس پر خوف غالب آتا تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی وجہ سے پانی پانی ہو جاتا......

کیونکہ جب تک بندہ اپنی قوت وصلاحیت کی طرف دیکھتا رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاقت وقدرت پر نَظر سے محروم رہتا ہے۔ لہٰذا (پیارے اسلامی بھائیو!) تم اپنے ارادوں کو خوف وامید کے مابین رہنے دو۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ (پ١٤، الحجر: ٩٩)

ترجمۂ کنزالایمان: اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔

سو کر اُٹھنے کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! جب تم بستر سے اُٹھو تو اپنے دِل سے غَفْلَت کو دور کر کے نَفْس کو جَہالَت کی نیند سے بیدار کر لو...... اپنے پورے وجود کے ساتھ اس ذات کی عِبادت کے لئے تیار ہو جاؤ جس نے تمہیں زِندہ کیا اور تم میں روح ڈالی ......اپنی حَرکات وسَکَنات پر غور کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ......اور اپنے دِل کے ہمراہ ملکوتِ اعلیٰ کی طرف سفر شُروع کر دو...... یاد رکھو! دِل کو نَفْس کے تابع مت کرنا کہ نَفْس زمین کی طرف اور دِل آسمان کی طرف مائل ہوتا ہے......اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنالو۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (پ٢٢، فاطر: ١٠)

ترجمۂ کنزالایمان: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے۔

مسواک کا بیان

میرے پیارے اسلامی بھائیو! مِسواک کرو کہ اس میں تمہارے منہ کی پاکیزگی اور ربِّ تعالیٰ کی رضا ہے...... یہ تمہارے ظاہِر و باطن کو بُرائی کے مَیل سے پاک کر دیتی ہے......اور تمہارے اَعْمال کو خود پسندی اور دکھاوے کی گندگی سے

صاف کر دیتی ہے...... اپنے دِل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکرِ صافی سے چمکاؤ...... اور ہر اس کام کو چھوڑ دو جو تمہیں نَفع کے بجائے نُقصان دے۔

قَضائے حاجت کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! جب تم قَضائے حاجت کا اِرادہ کرو تو غور کرو کہ نجاست دور کرنے میں کتنی راحت ہے...... چنانچہ، لوگوں کی نگاہوں سے چُھپ جاؤ...... پھر اپنی خَواہِش کے سر کو نیچا کرو اور تکبُّر کا دروازہ بند کر کے بابِ نَدامت کھول دو...... اس کے بعد شرمندگی کی بِساط پر بیٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کو پورا کرنے...... اس کی مَنع کردہ اشیاء سے باز رہنے...... اور اس کے حکم کی بجا آوری میں مشقت اٹھانے پر صَبر کرنے میں خوب کوشش کرو...... غصّے اور شَہوت کو تَرک کر کے اپنے شر اور برائی (کی نجاست) کو دھو ڈالو...... اور اس کے لئے اُمید اور خوف کا استعمال کرو...... کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان اَوْصاف کو اپنانے والے لوگوں کی تعریف فرمائی ہے۔ چنانچہ،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًاؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ۝۹۰ (پ ۱۷، الانبیاء: ۹۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

پاکیزگی کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! جب تم پاکی حاصل کر چکو تو پانی کے خالِص و نَرم ہونے اور اِس کے پاک وصاف ہونے کے بارے میں غور وفکر کرو...... کیونکہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بَرَکت والا بنایا ہے۔ چنانچہ، ارشادِ ربّانی ہے:

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے آسمان سے بَرَکت والا پانی اتارا۔ (پ۲۶، ق:۹)

...... پس پانی کو ان اَعضاء کے دھونے میں استعمال کرو جن کو پاک کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر فَرض کیا ہے...... اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں (صاف وشفاف) خالِص پانی کی طرح مُخْلِص بن جاؤ...... اس کے بعد غَیْرُ اللّٰہ کی جانب دیکھنے کے سبب دِل کے چہرے کو دھوؤ...... پھر غَیْرُ اللّٰہ کی جانب بڑھنے کے سبب ہاتھوں کو دھوؤ...... اور غَیْرُ اللّٰہ پر فخر کرنے کی وجہ سے سَر کا مَسح کرو...... اور غَیْرُ اللّٰہ کی جانب چلنے کی وجہ سے پاؤں بھی دھوؤ...... اور دِین کا فہم عطا کرنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو۔

مَسْجِد کے لئے گھر سے نکلنے کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! جب تم اپنے گھر سے مَسْجِد جانے کے لئے نکلو تو یاد رکھو کہ تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ حقوق ہیں جن کی ادائیگی تم پر لازم ہے...... انہی میں سے وقار وسکون اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک وبد مخلوق کو نگاہِ عبرت سے دیکھنا بھی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۲۰، العنکبوت:۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر عِلم والے۔

اپنی آنکھوں کو غفلت اور شہوت کی نگاہ سے بچاؤ......سلام میں پہل کر کے اور (کسی کے سلام کرنے پر) اس کا جواب دے کر اِسے عام کرو...... جو تم سے حق بات پر مدد طلب کرے اس کی مدد کرو...... بھلائی کا حکم دو اور بُرائی سے منع کرو بشرطیکہ تم اس کے اہل ہو......اور راستہ بھٹکے ہوؤں کی راہنمائی کرو۔

مسجد میں داخل ہونے کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! جب تم مسجد کے دروازے پر پہنچ جاؤ تو یاد رکھو کہ تم نے اُس مالک کے گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا ہے جس کی قدرت عظیم ہے ...... جو صرف پاکیزہ شے کو قبول فرماتا ہے......اور اس کی بارگاہ میں اِخلاص ہی مقبول ہے......لہٰذا! اپنے آپ پر غور کرو کہ تم کون ہو؟......کس کے لئے ہو؟...... کہاں کھڑے ہو؟...... کس دیوان (یعنی رجسٹر) سے تمہارا نام باہر لایا گیا ہے (جنتیوں کے یا دوزخیوں کے)؟...... جب تم خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے تیار و کر چکو تو اندر داخل ہو جاؤ کہ تمہیں اس کی اجازت اور امان ہے......ورنہ ایسی بے تابی کے ساتھ رُکے رہو جیسے وہ شخص بے قرار ہوتا ہے جس کی تمام تدابیر ختم ہو جائیں......اور سارے راستے بند ہو جائیں......پس جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے دِل کے اپنی بارگاہ میں پناہ لینے کو مُلاحظہ فرمائے گا تو تجھے باریابی کا شرف عطا فرما دے گا ......اور تو اس مقام تک پہنچ جائے گا کہ تیری خودی مٹ جائے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے پر رحم فرماتا ہے......اپنے مہمان کا اِکرام کرتا ہے......سوال کرنے والے کو نوازتا ہے......حتی کہ اپنی بارگاہ

سے منہ موڑ لینے والے کے ساتھ بھی بھلائی کا مُعامَلہ کرتا ہے......تو (غور کرو) اپنی بارگاہ کی طرف بڑھنے والے کو کیسے کیسے اِنعامات عطا فرمائے گا؟

نَماز شروع کرنے کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! جب تم اپنا چہرہ قبلہ رُخ کر چکو تو یوں تَصَوُّر جماؤ کہ تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے کھڑے ہو......اور (اس سعادت پر) نازمت دکھانا کیونکہ تم اہلِ ناز میں سے نہیں...... بلکہ قِیامت کے دن اس کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کو یاد کرو اور خوف واُمید کا دامن تھام کر کھڑے ہو جاؤ......اپنے دِل کو دُنیا اور مخلوق کی طرف سے پھیر لو......اور اپنی پوری توجہ اس طرف لگا دو کہ وہ اپنی بارگاہ سے بھاگنے والے کو (حاضر ہو جانے پر) واپس نہیں لوٹاتا......اور نہ ہی کسی سائل کو نااُمید کرتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب تم ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہو تو یہ بات ذہن میں رہے کہ وہ تمہاری عِبادت اور تمہارے ذکر کرنے کا مُحتاج نہیں ہے...... کیونکہ مُحتاجی تو فُقَرا کی صفت اور مخلوق کی علامت ہے جبکہ وہ بے نیاز ہے......اس نے تو مخلوق کو اپنی عِبادت کا حکم اس لئے دیا کہ وہ عِبادت کے طفیل اس کے عَفو و دَرگُزر اور رَحمت کے قریب اور اس کی ناراضی اور عذاب سے دور ہو سکیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ (پ ۲۶، الفتح: ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ (پ۲۶، الحجرات:۷)

ترجمۂ کنزالایمان: لیکن اللّٰہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! تمہیں تو اس بات کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اپنی پاک بارگاہ میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی ...... ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۹، المدثر:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مَغْفِرَت فرمانا۔

یعنی وہ اس کا حق دار ہے کہ اس کی مخلوق اس سے ڈرے تو وہ ان ڈرنے والوں کی مَغْفِرَت فرمادے۔

قراءت کا بیان

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ (پ۱۴، النحل:۹۸، ۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب تم قرآن پڑھو تو اللّٰہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔ بے شک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب پر ہی بھروسا رکھتے ہیں۔

اور ایک مقام پر یہ فرمانِ ذیشان ہے:

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ (پ۱۴، النحل:۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں۔

اور سورۂ حج میں ارشاد فرمایا:

اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ ترجمۂ کنزالایمان: جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضَرور اسے گمراہ کردے گا۔ (پ ۱۷، الحج: ٤)

قرآن پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کئے گئے عَہد ومِیثاق کو یاد کرو اور غور کرو کہ تم اس کے کلام اور کتاب کو کس اَنداز میں پڑھ رہے ہو؟...... پس خوب ٹھہر ٹھہر کر اور غور وتَدَبُّر سے پڑھو...... اس کے وَعدہ ووَعید، مثالوں، نَصائح، اَحکام، مَنہِیّات اور مُحکمات ومُتشابہات میں غور وفکر کرو...... تمہارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُدُود کو ضائع کرنے سے مجھے اس بات کا زیادہ خوف ہے کہ تم اس کی حُدُود کو غفلت کے ساتھ قائم کروگے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو اس کے بعد اور کون سی بات پر یقین لائیں گے۔ (پ ۹، الاعراف: ۱۸۵)

رُکُوع کا بیان

پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس شخص کی طرح اپنے اَعضا میں عاجزی پیدا کرتے ہوئے رُکُوع کرو کہ جس کے دِل پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزہ طاری ہو...... تم اپنے رُکُوع کو اچھی طرح پورا کرو اور اس کے حُکم کی بنا پر قیام سے رُکُوع میں چلے جاؤ...... کیونکہ تم اس کی مدد کے بغیر اس کا فَرض ادا کرنے پر قادر ہو نہ اس کی رَحمت کے بغیر دارِ رضوان (جنّت) تک پہنچ سکتے ہو...... اور اس کی توفیق کے بغیر گناہوں سے بچ سکتے ہو نہ اس کے عَفْو کے بغیر اس کے عذاب سے...... سرورِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: ''جنّت میں کوئی بھی محض اپنے عَمَل سے داخِل نہ ہو سکے گا۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین نے عَرض کی: ''یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ بھی؟'' اِرشاد فرمایا: ''میں بھی، مگر یہ کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنی رَحمت سے ڈھانپ لے[1]۔''[2]

سجدے کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس عاجز بندے کی

---

[1]...... مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خاں عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اسی کی مثل ایک حدیث شریف کی شَرح میں فرماتے ہیں: ''خیال رہے کہ نیک اَعمال جنّت ملنے کا سَبَب ظاہری ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کی رَحمت سبب حقیقی لہٰذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں ''تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝'' (پ ۲۵، الزخرف: ۷۲) ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہے وہ جنّت جس کے تم وارث کئے گئے اپنے اعمال سے۔'' بلکہ نیک اَعمال کی توفیق اور ان کی قبولیت اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رَحمت سے ہے، عَمل تخم ہیں اور رب تعالیٰ کا فضل بارش اور دھوپ۔'' **کچھ آگے ارشاد فرماتے ہیں:** ''اس میں فرمایا یہ گیا کہ جب میں سید الانبیاء ہونے کے باوجود اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رَحمت سے بے نیاز نہیں پھر اس سے کون بے نیاز ہو سکتا ہے۔ خیال رہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سب کچھ رب تعالیٰ کے لحاظ سے فرمایا، اُمت کے لحاظ سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب کی پناہ ہیں سب کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعہ ملتی ہے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اَبرِ رَحمت ہیں جس میں پانی رب (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے آتا ہے مگر تمام جہان کو پانی اس بادل سے ملتا ہے اس بادل کے فیض سے سمندر میں موتی ہوتے ہیں اور خشکی میں دانے و پھل وغیرہ۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فیض سے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین) کے سینوں میں مَعْرِفَت کے موتی پیدا ہوئے عام مسلمانوں کے سینوں میں ایمان و تقویٰ۔''

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج۲، ص۲۹٤)

[2]...... صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة، باب لن یدخل احد الجنة، الحدیث: ۷۵ (۲۸۱٦)، ص۱۵۱۳.

طرح سجدہ کرو جو جانتا ہے کہ اسے اس مٹّی سے بنایا گیا ہے جسے تمام مخلوق روندتی ہے......اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس کی ابتدا پانی کے ایک ایسے قطرے سے ہوئی کہ جس سے ہر کوئی نفرت کرتا ہے......لہٰذا جب کوئی انسان اپنی اصل پر غور کرتا ہے اور اپنے اجزائے ترکیبی پانی اور مٹی پر غور کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور اس کی عاجزی میں اضافہ ہوتا ہے......اسی عالَم میں وہ اپنے دِل میں کہتا ہے: ''افسوس ہے تجھ پر! تو نے سجدے سے اپنا سر کیوں اٹھایا؟......تو اسی حالتِ سجدہ میں مر کیوں نہ گیا؟......اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سجدے کو اپنے قُرب کا ذَرِیعہ بنایا ہے۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ (پ ۳۰، العلق: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔ (1)

اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہوتا ہے وہ اس کے سوا ہر چیز سے دور ہو جاتا ہے۔

اور (اے بندو!) اپنے سجدے میں اس آیتِ مُبارکہ پر نظر رکھو:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ (پ ۱٦، طٰہٰ: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

غَیرُ اللّٰہ کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طَلَب کرو کیونکہ حُضُور نبیِّ پاک،

1......یہ آیتِ سجدہ ہے۔ آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

(الھدایہ، ج ۱، ص ۸۷، دار احیاء التراث)

صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جب میں کسی بندے کے دل میں اپنی عبادت کا شوق دیکھتا ہوں تو اس کی اِصلاح اور اس کے مُعاملات کی نگہداشت کو اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہوں۔''

تَشَہُّد کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! تَشَہُّد یہ ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ثنا اور اس کا شُکر بجالائے......اس کے فَضل میں اِضافے اور اس کے کرم میں ہمیشگی کی خَواہش کرے......لہٰذا! تم بندہ ہونے کے زبانی دعوے چھوڑ کر عَملی طور پر اس کے بندے بن جاؤ......کیونکہ اس نے تمہیں بندہ بنایا (یعنی اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا) اور حکم دیا کہ اس کے ویسے بندے بنو جیسا اس نے تمہیں تخلیق فرمایا......

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْؕ (پ۲۲،الاحزاب:۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو (حق) پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔

ایک اور مقام پر ہے:

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُؕ (پ۲۰،القصص:۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے ان کا کچھ اختیار نہیں۔

پس تم بندگی کو اس کی حکمت پر راضی رہنے کے لئے اور عبادت کو اس کے حُکم

کی ادائیگی کے لئے اپناؤ......(تَشَہُّد میں) اس کی ثنا کرنے کے بعد اس کے حَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن کی مَحَبَّت کو اپنی مَحَبَّت......ان کی اِطاعت کو اپنی اِطاعت......اور ان کی پیروی کو اپنی فرمانبرداری قرار دیا ہے۔

﴿۱﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ۳، اٰل عمران: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

﴿۲﴾

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (پ۵، النساء: ۸۰)

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا۔

﴿۳﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ (پ۲۶، الفتح: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

﴿۴﴾ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو تمہارے لئے استغفار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ (پ۲۶، محمد: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

﴿۵﴾ جبکہ تمہیں ان پر درودِ پاک بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶)

(پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اور خود رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا وَعَامَلَہٗ بِالْفَضْلِ

ترجمہ: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود بھیجے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر اپنی دس رحمتیں نازِل فرمائے گا اور اس پر اپنا فَضل فرمائے گا۔'' (1)

﴿۶﴾ پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَؕ(۴)

(پ۳۰، الانشراح: ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے مُعاملے میں عَدل کا حُکم دیا۔

﴿۷﴾ دیگر بندوں کو حکم دیا:

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ (پ۲۸، الجمعة: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔

﴿۸﴾ جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْۙ(۷) وَاِلٰى

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب تم نماز سے فارغ

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی بعد التشھد، الحدیث: ۴۰۸، ص۲۱۶، دون قوله: عامله بالفضل.

وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ہو جاؤ تو دعا میں محنت کرو۔ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔ (پ ۳۰، الانشراح: ۷،۸)

سلام کابیان

"سلام" اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اسما میں سے ہے...... جو اس نے اپنی مخلوق کو عطا کیا تاکہ وہ اس کے معنی (یعنی سلامتی) کو اس کے مُعَاملے اور اس کی مخلوق کے رہن سہن میں برتیں...... لہٰذا! اگر تم سلامتی چاہتے ہو تو تمہارا دوست تم سے محفوظ رہے اور اس پر رحم کرو جو اپنی جان پر رحم نہیں کرتا...... کیونکہ مخلوق مصائب اور آزمائشوں میں گھری ہوئی ہے......تو جسے کوئی نعمت ملے اسے شکر اور جس پر آزمائش آئے اسے صبر کرنا چاہیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا

ترجمۂ کنزالایمان: لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزّت دی اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا، یوں نہیں۔

(پ ۳۰، الفجر: ۱۵ تا ۱۷)

پس عزّت و بزرگی اس کی اِطاعت میں اور ذلت و خواری اس کی نافرمانی میں ہے......اور جو نفسانی خواہِشات کی پیروی کرے ہوگا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رسوا کر دے گا۔

دُعا کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! دُعا کے وقت اِس کے آداب کو سامنے رکھو اور غور کرو کہ کس سے دُعا مانگ رہے ہو، کس طرح مانگ رہے ہو، کس لئے مانگ رہے ہو، اور کیا سوال کررہے ہو؟، اور (یادرکھو!) تمہاری ہر جائز دُعا قبول ہوگی، لیکن اگر تم نے دُعا کی شرائط کا خیال نہ رکھا تو ضروری نہیں کہ دُعا شرفِ قبولیت کو پہنچے۔

(ایک بار کاواقعہ ہے کہ گھرے بادل آتے اور چلے جاتے مگر بارش نہ برساتے تو) حضرت سیِّدُنا مالِک بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے (لوگوں سے) ارشاد فرمایا: ''تم بارش کا انتظار کررہے ہو اور مجھے پتھروں کے برسنے کا ڈر ہے (اگر پتھر نہ برسے تو پھر خیر ہے)۔''[1]

اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دعا کا حکم نہ بھی دیا ہوتا تب بھی ہم پر دُعا مانگنا لازم تھا ...... اگر اس نے شرفِ قبولیت کو لازِم نہ بھی کیا ہوتا تب بھی وہ خُلُوص کے ساتھ مانگی جانے والی ہماری دُعاؤں کو اپنے فضل سے قبول فرماتا ...... پھر جبکہ اس نے شرائط کے ساتھ دُعا کرنے والے کے لئے قبولیت کو اپنے ذمۂ کرم پر لے رکھا ہے تو دعائیں کیوں نہ قبول ہوں گی ...... چنانچہ،

﴿۱﴾ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشا فرماتا ہے:

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ (پ۱۹، الفرقان:۷۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو۔

﴿۲﴾ **ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:**

1 ......شعب الایمان للبیهقي، باب في زكاة ماله، الحديث: ۳۳۱۶، ج۳، ص۱۹۸۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ ۲۴،المؤمن: ۶۰)

(۱)......حضرت سیِّدُنا ابویزید بسطامی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی سے اسم اعظم کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ''تم غَیْرُ اللّٰه سے اپنے دِل کو فارغ کرلو پھراس کے جس صفاتی نام سے چاہو اسے پکارو (اور دعا مانگو)۔'' [1]

(۲)......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ''تم نام والے (یعنی اللّٰه عَزَّوَجَلَّ) سے مانگو۔''

حضور نبی کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کسی (غافل) کھیلنے والے دل کی دُعا قبول نہیں کرتا۔'' [2]

(آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:) پس اگر تم اِخلاص کے ساتھ دعا کرو تو تمہارے لئے تین میں سے ایک چیز کی بشارت ہے: (۱)...... یا تو جو تم نے مانگا وہی تمہیں دے دیا جائے گا یا (۲)...... تمہارے لئے اس سے بہتر چیز ذخیرہ کرلی جائے گی یا پھر (۳)...... تم پر آنے والی کوئی مصیبت ٹال دی جائے گی کہ اگر وہ تم تک پہنچ جاتی تو تم ہلاک ہو جاتے اور مدد چاہنے والے کی طرح دعا مانگو نہ کہ مشورہ دینے والے کی طرح [3]۔'' [4]

---

1 ......تفسیر غرآئب القرآن، البقرة، تحت الآیة: ۲۵۵، ج۲، ص۱۹۔

2 ......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۶، الحدیث ۳۴۹۰، ج۵، ص۲۹۲۔

3 ......یعنی پختہ ارادے اور یقین کے ساتھ دعا مانگو، یوں نہ کہو کہ ''تو چاہے تو میری حاجت پوری فرما۔'' (فضائل دعا، ص۸۲ ملخصاً)

4 ......الترغیب والترهیب، کتاب الدعاء، الحدیث: ۹، ج۲، ص۳۱۴، ومفهومًا

حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جس شخص کو میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے روکے رکھا تو میں اسے اس سے زیادہ عطا کروں گا جتنا سوال کرنے والوں کو دیتا ہوں۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا ابوالحسین الورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ ''میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ایک مرتبہ دُعا مانگی جو اس نے قبول فرمالی اور پھر میں اپنی حاجت بھول گیا۔''

دُعا کے دوران اس حق کی حفاظت کرو جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا تم پر ہے اور اپنی خواہش کے پیچھے مت پڑو کہ وہ خوب جانتا ہے کہ تمہارے لئے کیا بہتر ہے؟

روزے کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! جب تم روزہ رکھو تو اپنے نَفس کو خَواہشات سے روکنے کی نیت کرو...... کیونکہ روزہ رکھنے میں نفسانی خَواہشات کی موت ہے ...... اس میں دل کی پاکیزگی، اَعضا کے دبلے پتلے ہونے، فقرا پر احسان کرنے، بارگاہِ الٰہی کی پناہ لینے اور اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی یاددہانی اور حساب کی تخفیف ہے...... اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا تمہیں روزے کی توفیق عطا فرمانے کا احسان تمہارے شُکر کرنے اور روزہ رکھ کر اس کا عِوض طَلب کرنے سے کہیں عَظیم ہے۔

---

1 ......شعب الایمان، باب فی محبۃ اللّٰہ، الحدیث: ۵۷۴، ج۱، ص۴۱۴۔

زکوٰۃ کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے تم پر جسم کے ہر حصے کی زکوۃ لازم ہے...... دل کی زکوٰۃ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَظَمت، حِکْمت، قُدرت، حُجت، نِعمت اور رَحمت میں تَفکُّر (یعنی غور وفکر) کرنا ہے...... آنکھ کی زکوٰۃ کسی شے پر نگاہِ عِبْرت ڈالنا اور اَز رُوئے شَہوت ہو تو جھکا لینا ہے...... کان کی زکوٰۃ اس بات کو غور سے سننا ہے جس میں تمہاری نجات ہو...... زبان کی زکوٰۃ ایسا کلام کرنا ہے جو تمہیں قُربِ الٰہی عطا کرے...... ہاتھ کی زکوٰۃ ان کو برائی سے روکنا اور بھلائی کے لئے بڑھانا ہے...... اور پاؤں کی زکوٰۃ ان سے چل کر ایسی جگہ (مثلاً اجتماع ذکر ونعت میں) جانا جہاں تمہارے دل کی دُرستی اور دین کی سلامتی کا سامان ہو۔

حج کا بیان

اِرادتمند کو چاہیے کہ جب حج کرے تو ٹھکرائے جانے کے خوف کے سبب نیت کو پختہ کرے۔ اور اس شخص کی طرح تیار ہو جائے جسے واپس لوٹنے کی امید نہ ہو...... اچھی صحبت اختیار کرے...... احرام باندھتے وقت نَفْس سے جدا ہو جائے ...... گناہوں کی نجاست سے پاک صاف ہو کر صِدق ووفا کا لباس پہن لے...... اور اس طرح تلبیہ کہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دعوت کو قبول کرنے میں حق کے مُوافِق ہو ...... اور حرم میں ہر اس شے کو خود پر حرام سمجھے جو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور کرنے والی ہو...... اپنے دِل سے اس کی کرسیٔ کرامت کے گرد طواف کرے...... صفا پر وقوف کے وقت اپنے ظاہِر و باطِن کو ستھرا کر لے...... اپنی نَفسانی خَواہشات سے

بھاگے...... اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ناجائز امیدیں نہ رکھے...... میدانِ عرفات میں اپنی خطاؤں کا اِعتِرَاف کرے...... مزدلفہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرے...... شیطانوں کو کنکریاں مارتے وقت اپنی خَواہشات کو بھی کنکریاں مارے...... نفسانی خواہشات کو ذبح کر ڈالے اور گناہوں کو مُنڈوا دے...... اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کی خاطر بَیْتُ اللہ کی زیارت کرے...... اس کی قضا پر راضی رہتے ہوئے حجرِ اسود کو بوسہ دے...... اور طوافِ وداع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا سب کو چھوڑ دے۔

سَلامتی کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! سلامتی طَلَب کرو...... اے کاش! جو سلامتی چاہتے ہیں اسے پالیں اور مصائب کا شکار شخص سلامتی کیسے پا سکتا ہے...... اس زمانے میں سلامتی کمیاب ہے اور یہ گمنامی (لوگوں سے پوشیدہ رہنے) میں ملتی ہے...... لیکن اگر تم گمنام لوگوں میں شامل نہیں تو گوشہ نشینی (تنہائی) بہتر ہے اگرچہ یہ گمنامی کی طرح نہیں...... اور اگر تم گوشہ نشیں بھی نہیں تو خاموشی کا دامن تھام لو اگرچہ یہ گوشہ نشینی کی مثل نہیں...... اور اگر تم خاموش بھی نہیں رہ سکتے تو مفید کلام کرو جو تمہارے لئے نُقصان دہ نہ ہو حالانکہ یہ خاموشی کی مانند نہیں...... اگر تم سلامتی چاہتے ہو تو اضداد میں بحث کرو نہ اِشکالات میں...... لہٰذا جو تم سے کہے کہ ''اَنَا (یعنی میں)'' تو اس سے کہو ''اَنْتَ (یعنی ہاں! تم)'' اور اگر کوئی کہے ''لِیْ (یعنی میرے لئے)'' تو اس سے کہو ''لَکَ (یعنی ہاں! تمہارے لئے)'' (یعنی کسی سے خوامخواہ بحث مت کرو)۔

سلامتی مشہور نہ ہونے میں ہے...... اور مشہور نہ ہونا ارادت وعقیدت کے نہ

ہونے پر مَوقُوف ہے......اور اِرادت وعَقِیدت کا نہ ہونا اس بات پر مُنْحَصَر ہے کہ تم اپنے ان اُمُور کے جاننے کا دعویٰ ترک کر دو جن کی تدبیر کا علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ خاص ہے۔

﴿۱﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا:

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ ؕ (پ ۲٤،الزمر:۳٦) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں۔

﴿۲﴾ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ (پ ۲۱،السجدۃ: ۵) ترجمۂ کنزالایمان: کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک۔

گوشہ نشینی کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! گوشہ نشین دَس اَشیاء کا مُحتاج ہوتا ہے: (۱) حق وباطِل کا عِلْم رکھنا (۲) زُہد اِختیار کرنا (۳) نَفْس پر سختی کرنا (۴) تنہائی اور سلامتی کو غَنِیمت جاننا (۵) اپنے اَنجام پر نگاہ رکھنا (٦) دوسروں کو خود سے اَفضل سمجھنا (۷) لوگوں کو اپنے شَر سے بچانا (۸) عِلْم سیکھنے سے کوتاہی نہ کرنا کیونکہ فُرصت بھی ایک آزمائش ہے (۹) اپنے کمالات کو پسند نہ کرنا اور (۱۰) اپنے گھر کو فُضُول اَشیاء سے پاک کر لینا اور اَہلِ اِرادت کے نزدیک فُضُول وہ شے ہے جو ایک دِن کی حاجت سے زائد ہو اور اَہلِ مَعْرِفَت کے نزدیک فُضُول وہ ہے جو ایک وقت سے زائد ہو۔ اور ہر اس شے کو چھوڑ دینا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور کرنے والی ہو۔

رَسُولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت حُذَیْفَہ بن

یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے ارشاد فرمایا: ''کُنۡ حِلۡسَ بَیۡتِكَ یعنی اپنے گھر کے ٹاٹ کی مثل بن جا (اپنے گھر کو لازم پکڑ لے)۔''(1)

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ ابن مریم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ارشاد فرماتے ہیں: ''اپنی زبان کا مالک بن......اور چاہیے کہ تمہارا گھر ہی تمہیں کافی ہو......اور اپنے نفس کو شکاری درندوں اور جلتی ہوئی آگ کی مثل جان...... پہلے لوگ (ان درختوں کی مثل تھے جن پر) پتّے تو ہوتے مگر کانٹے نہ ہوتے......اور اب لوگ (ان درختوں کی مثل ہیں جن پر) کانٹے تو ہیں مگر پتّا کوئی نہیں...... پہلے یہ ایسی دوا تھے جس سے شفا حاصل کی جاتی تھی اور اب یہ خود ایسی بیماری بن چکے ہیں جس کا کوئی علاج نہیں۔''

حضرت سیِّدُنا داؤد طائی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے پوچھا گیا: ''آپ لوگوں سے میل جول کیوں نہیں رکھتے؟'' ارشاد فرمایا: ''میں ان لوگوں سے کیسے مَیل جَول رکھوں جو میرے عُیُوب مجھ سے چھپاتے ہیں...... بڑا وہ ہے جسے مخلوق پہچانتی نہ ہو......اور چھوٹا وہ ہے جس کی عزّت نہ کی جاتی ہو......اور جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مانوس ہوتا ہے وہ دوسری ہر شے سے گھبراتا ہے۔''

حضرت سیِّدُنا فُضَیل رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ''اگر تم ایسی جگہ جاسکو جہاں نہ تم کسی کو پہچانتے ہو اور نہ کوئی تمہیں پہچانتا ہو تو وہاں ضَرور جاؤ۔''(2)

حضرت سیِّدُنا سلیمان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ ''میں چاہتا ہوں کہ ایک چُغا پہن لوں اور ایسی بستی میں چلا جاؤں جہاں کوئی بھی مجھے نہ جانتا

---

1 ......حلیة الاولیاء، الرقم:۳۱۶ مکحول الشامی، الحدیث: ۶۸۷۴، ج۵، ص۲۱۳۔

2 ......تفسیر ابن کثیر، لقمان، فصل فی الخمول والتواضع، ج۶، ص۳۰۶، مختصراً۔

ہو۔اور وہاں نہ صُبح کا کھانا ہو اور نہ رات کا۔“[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: ”عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اس وقت اپنے دِین پر مضبوطی سے قائم رہنے والا اپنے ہاتھ پر اَنگارہ رکھنے والے کی مثل ہوگا اور اس کے لئے تم جیسے پچاس کا ثواب ہوگا۔“[2]

گوشہ نشینی (یعنی تنہائی اختیار کرنے) میں اَعضا کی حفاظَت......دِل کی فَراغت......مخلوق کے حُقُوق کا ساقِط ہو جانا......دنیا کے دروازے کا بند ہو جانا......شَیطانی ہتھیاروں کی تباہی......اور ظاہر و باطن کی تعمیر ہے۔

عِبادت کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! فرائض کی ادائیگی کو لازم پکڑو کہ اگر تمہیں فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما دی گئی تو تم بڑے خوش نصیب ہو گے......نوافل کے ذریعے فَرائض کی حفاظَت چاہو......جیسے جیسے تمہاری عِبادت میں اِضافہ ہوتا جائے گا تمہارے شکر اور خوفِ خُدا میں بھی زیادتی ہوتی جائے گی۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”مجھے فَرض کو چھوڑ کر فَضائل کے درپے ہونے والے پر حیرانگی ہے کیونکہ جس کے ذمے کوئی قَرض ہو وہ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم:۳۷۳۸عبد الرحمن بن احمد، ج ۳۴، ص ۱۴۵، مفهوماً

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة، الحدیث: ۹۰۸۳، ج ۳، ص ۳۴۳۔ سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب قوله تعالی (یاایها الذین امنوا علیکم انفسکم) الحدیث: ۴۰۱۴، ج ۴، ص ۳۶۵

قَرض خواہ کو اس کے قَرض کے برابر بھی تحفہ دے ڈالے تو مدّت پوری ہونے پر وہ قَرض خواہ ادائیگی قرض کے مُطالبے میں حق بجانب ہوگا۔"

حضرت ابوبکر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ "اس زمانے میں چار کو چار پر قُربان کر دو (۱) نوافل کو فرائض پر (۲) ظاہِر کو باطِن پر (۳) مخلوق کو نفس پر اور (۴) کلام کو عَمل پر۔"

غور وفکر کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان میں غور کرو:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ①

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔

(پ ۲۹، الدھر: ۱)

اور اپنی پیدائش کی حالتوں کو یاد کرو...... اپنی نگاہوں کے سامنے دُنیا کے جاتے رہنے پر عبرت پکڑو...... کیا یہ کسی کے پاس باقی رہی؟...... اس دُنیا میں سے کچھ باقی رہنا ایسا ہی ہے کہ پانی، پانی کے ساتھ بہہ جائے۔

رَسُولِ دو جہان، مَکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت بُنیاد ہے: "دُنیا میں سے آزمائشوں اور مَصائِب کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔" (1)

حضرت سیِّدُنا نُوح نَجِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی گئی: "اے اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سے سب سے طویل عمر پانے والے

1 ......سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب شدة الزمان، الحديث: ٤٠٣٥، ج ٤، ص ٣٧٦۔

نبی! آپ نے دُنیا کو کیسا پایا؟''ارشاد فرمایا:''دو دروازوں کی مثل، ایک سے داخل ہوا اور دوسرے سے باہر نکل گیا۔''(1)

غور وفکر کرنا ہر بھلائی کی جڑ ہے...... یہ ایک ایسا آئینہ ہے جو تجھے تیری اچھائیاں اور برائیاں دکھاتا ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے شکر......اس کی مدد......اور اس کی بہترین توفیق کے ساتھ یہ گفتگو تمام ہوئی......خُدائے وَحدَہٗ لَاشَرِیک کا شکر ہے۔

حضرت سیِّدُ نا شیخ محمد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اپنی کتاب'' دَلِیْلُ الطَّالِب اِلٰی نِھَایَۃِ الْمَطَالِب ''میں فرماتے ہیں:''راہِ سُلوک کا مسافر جب خرقہ پہننے کا ارادہ کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنی پہلی زندگی میں پہنے جانے والے کپڑوں کو خیر آباد کہہ دے......اور اس گروہ کا بہترین لباس صُوف (اُون) ہے جس کی طرف انہیں منسوب بھی کیا جاتا ہے (اور انہیں صوفی کہا جاتا ہے)......یہ بھی کہا گیا ہے کہ بے شک سب سے پہلے حضرت سیِّدُ نا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سیِّدَتُنا حوا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اس لباس کو پہنا(2) ......حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللّٰہ، حضرت سیِّدُ نا عیسٰی روحُ اللّٰہ اور حضرت سیِّدُ نا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس لباس کو پہنا کرتے......اور تمام نبیوں سے اَفضل، ہمارے آقا و مولا، خاتَمُ الْاَنْبِیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی ایک عبا زیبِ تن فرمایا کرتے جس کی قیمت پانچ درہم تھی اور صُوف کا لباس اسی شخص کو

(1)......العقد الفرید، کتاب الزمردۃ فی المواعظ، باب صفۃ الدنیا، ج۳، ص ۱۲۰۔

(2)......مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، الفصل الاول، تحت الحدیث:۴۳۰۵، ج۸، ص۱۲۴۔

پہننا چاہیے جس کا نَفس غِلاظتوں سے پاک ہو چکا ہو۔

حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اس وقت تک لباسِ صُوف نہ پہنو جب تک اپنا دِل پاکیزہ نہ کرلو۔''

کیونکہ جس نے صُوفیوں کو بدنام کرنے اور عام لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے صوف کا لباس پہنا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنی بارگاہ سے دور کر دیا...... پھر یہ کہ جب کوئی شخص صُوف پہنے تو اس کے حُرُوف (یعنی ص، و، ف) کے وَظائِف بھی اپنائے...... یہ وَظائِف تین ہیں:

﴿1﴾ صاد کا وظیفہ صِدق (اِخلاص)، صفا (پاکیزگی)، صِیانَت (گُناہوں سے بچنا)، صبر اور صلاح (نیکی) ہے۔

﴿2﴾ واؤ کا وظیفہ وصلہ (توشہ آخرت جمع کرنا)، وفا اور وجد ہے۔

﴿3﴾ فا کا وظیفہ فَرح (خوشی) اور تفجع (خَیرخواہی کا جذبہ رکھنا) ہے۔

اور اگر مُرَقَّع (یعنی پیوند والا لباس) پہنے تو اس پر ان چار حُرُوف کا حق ادا کرنا لازم ہے:

(i) میم کا حق مَعرِفَت، مجاہدہ اور مذلت (اپنے آپ کو ذلیل جاننا) ہے۔

(ii) راء کا حق رَحمت، رَاْفَت (مہربانی کرنا)، رِیاضَت (کوشش) اور راحت ہے۔

(iii) قاف کا حق قَناعَت، قُربت، قُوت اور قولِ صَادِق (سچ کہنا) ہے۔

(iv) عَین کا حق عِلْم، عَمَل، عِشق اور عُبُودِیَّت (بندگی) ہے۔

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعث نزول سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھی پیوند والا لباس پہننے کا حُکم دیتے ہوئے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ''اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو مُردوں (مغرور مالداروں اور ظالِم بادشاہوں) کی صُحبت سے بچو اور اپنا لباس پیوند لگائے بغیر استعمال کرنا نہ چھوڑو۔'' (1)

﴿تَمَّتْ بِالْخَیْرِ﴾

✲✲✲✲✲✲✲✲

عذر قبول نہ ہوگا

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبی مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کا عُذر قبول نہیں فرمائے گا جس کی مَوت کو مؤخَّر کردیا حتی کہ اسے 60 سال تک پہنچا دیا (یعنی اس عُمر میں بھی وہ گناہوں سے باز نہ آیا)۔'' (صحیح البخاری، الحدیث: ۶۴۱۹، ص ۵۳۹)

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی ترقیع الثوب، الحدیث: ۱۷۸۷، ج ۳، ص ۳۰۳، بتغیرٍ قلیل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اِصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مُسلم کمرشل بینک۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیّد حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net